سلسلہ خطبات جمعہ

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

قادیانیوں کی اسلام دشمنیاں

ایک حقیقت پسندانہ جائزہ اور بے لاگ تجزیہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدی وسیکون خلفا فیکثرون (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی (قیادت) اور سیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کوئی نبی دنیا سے وصال کرجاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔

عظمت ختم نبوت: محترم سامعین کئی ہفتوں سے ختم نبوت کی اہمیت' عظمت اور اس ایمانی عقیدہ پر دشمنوں کے حملوں' سازشوں اور کفر کے علم برداروں کی ان لادین عناصر کی سرپرستی کے واقعات صراحۃً واشارۃً بیان کرنے کی کوشش کررہا ہوں' اسی طرح ہر دور میں جب اس مسئلہ کے سلسلہ میں امت محمدی کو للکارا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے وجود مسعود کے دور سے لے کر آج تک الحمدللہ حضور کے عاشق و پروانوں نے دیوانہ وار میدانوں میں نکل کر ان کی قوت' طاقت اور جھوٹے دعوؤں کو اپنے غیرت ایمانی اور عشق رسول ﷺ کے اسلحہ سے پاش پاش کردیا۔ مختلف ادوار میں اس بے دین مدعیان نبوت کے خلاف تحریکیں چلیں' حتیٰ کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک نے تو فتنہ قادیانیت کی رہی سہی کسر بھی پوری کرکے مرزائیت کی کمر توڑ ڈالی۔

حکومتی جبر واستبداد: تحریک کو کچلنے کے لئے حکومت وقت نے جبر واستبداد کے تمام حربے استعمال کیئے۔ مرکز میں وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین اور گورنر جنرل غلام محمد سے لے کر آخر تک اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھے ہر فرد نے تحریک ختم نبوت کی مخالفت اور ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے پروانوں پر ظلم و جبر کرکے اپنی آخرت کو برباد کیا۔ جو لوگ ختم نبوت کے منکر تھے وہ تو سب امت کو معلوم ہوئے مگر اس تحریک کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لیڈران' سیاستدان' افسر شاہی اور صحافی وغیرہ زبان سے اپنے آپ کو عاشق رسول کا ورد کرتے نہ تھکتے تھے مگر عقیدہ ختم نبوت کے سروں پر کفن باندھ کر میدان کارزار میں ہزاروں لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنانے' جیلوں میں ڈالنے اور ان پر سختیوں سے

ان اقتدار کے عاشقوں' دولت کے پجاریوں اور غیروں کے اشاروں پر ناچنے والوں کے منافقانہ کردار کو پاکستان کے غیور مسلمانوں کے سامنے ننگا کر دیا۔ یہ سارے جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے قائدین' وزیر اعظم' گورنر جنرل' بیوروکریٹ' بعض اخبارات و جرائد کے دانشور تحریک نبوت کی نہ صرف حمایت بلکہ اقتدار کے محلات میں بیٹھے عہدہ دار قادیانی جماعت کو اقلیت قرار دے سکتے تھے' مگر یہ بد بخت اللہ کے ہاں عظیم رتبہ حاصل کرنے سے محروم رہے اور دنیاوی فانی اور جلد ختم ہونے والے فوائد کو دائمی اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے انعامات جو جنت کی صورت میں ملنے تھے پر ترجیح دی۔ تشدد کے ساتھ ساتھ مجلس عمل کے تمام قائدین خواہ وہ صوبوں کی سطح کے تھے یا ضلع' تحصیل اور گاؤں میں قیادت کر رہے تھے سب کو پابند سلاسل کر دیا۔ وقتی طور پر تحریک ۔ جسے بعض حضرات ناکامی سے تعبیر کرتے ہیں مگر میں اسے ناکامی کی بجائے ۱۹۷۴ء میں تحریک کی کامیابی کا مقدمہ اور پیش خیمہ سمجھتا ہوں۔

امیر شریعت کا ارشاد: یہی وہ وقت تھا جب امیر شریعت' خطیب ملت اور قادیانیوں کے لئے سیف عریاں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا کہ اس تحریک کے ذریعے میں ایک ٹائم بم نصب کر رہا ہوں' جو اپنے وقت پر پھٹے گا اس مرد قلندر کی یہ پیشگوئی درست ثابت ہوئی جس کا ذکر تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے ضمن میں کروں گا۔ ۱۹۵۳ء کی بظاہر کمزوری سے عاشقان ختم نبوت کا جوش و جذبہ سرد ہوا نہ عزم و ہمت میں کمی آئی بلکہ قادیانیت اور قادیانیوں سے نفرت میں مزید پختگی آئی۔ تحریکوں کے ساتھ ساتھ علماء حق نے کوئی ایسا موقع اور میدان خالی نہ چھوڑا جس میں ان کا تعاقب کر کے شکست سے دوچار نہ کیا ہو' حتی کہ عدالتی میدانوں میں بھی مقدمات دائر کر کے اس جھوٹے مدعی نبوت کے دعوؤں کے پرخچے اڑا کر ان کے عقائد و ناپاک اداروں کی جعلی ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ان مقدمات میں ایک مقدمہ بہاولپور بھی ہے جو ۱۹۲۶ء سے اب تک شہرہ آفاق حیثیت حاصل کر کے اب تک علماء نے اس کی تشریح و توضیح پر کئی رسائل لکھے۔

مقدمہ بہاولپور میں اکابر کا کردار: بہاولپور کی عدالت میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ مدعی کی معاونت اور کیس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے اپنے وقت کے ممتاز عالم دین' محدث کبیر' حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر اکابر علمائے دیوبند دور دراز کا سفر اپنا اہم دینی فریضہ جانتے ہوئے بہاولپور پہونچ کر ختم نبوت کے حامی وکلاء اور عدالت کی معاونت کی۔ انکے زوردار' حقائق پر مبنی دلائل کے سامنے باطل کے حامی اور انکے دلائل ھباء ًمنثورا کی طرح ہوا میں اڑ گئے۔ مقدمہ طویل عرصہ یعنی ۱۹۲۶ سے ۱۹۳۶ء تک جاری رہا۔ آخر کار کیس کا فیصلہ کرنے والے جج نے اپنے منصب اور عدل کے عظمت اور وقار کو چار چاند لگاتے ہوئے مرزائیت پر کفر کی مہر لگا کر اس فتنہ پر کاری ضرب لگائی۔ بعد میں سپریم کورٹ نے قادیانیوں کے اقلیت فرقہ ہونے کا جو فیصلہ دیا۔ اسکے بنیادی نکات یہی بہاولپور کیس کے حوالے تھے۔ مرزائی کے بارہ میں یہ فیصلہ صرف ملکی عدالتوں تک

محدود نہ رہا بلکہ ماریشش کی عدالتوں نے بھی اس گمراہ فرقہ کو اسلام سے خارج قرار دینے کے کئی فیصلے کئے۔ ۱۹۵۸ء میں اسلامی دنیا کی مشہور یونیورسٹی جامعہ ازھر سے بھی مرزائیوں کے غیر مسلم اقلیتی فرقہ ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا۔

سازشوں کا خاتمہ: معزز حضرات! بات ہو رہی تھی ۱۹۵۳ء کی تحریک کے آخری مراحل کی۔ جیسے کہ پہلے عرض کر چکا ہوں' خواجہ ناظم الدین اور ممتاز دولتانہ نے یہ سمجھا کہ تحریک ان کے اقتدار کے خاتمہ کے لئے ہے جبکہ اس جدوجہد کی غرض قطعاً یہ نہ تھی بلکہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر مملکت پاکستان میں خصوصاً اور باقی اسلامی دنیا میں ان کی سازشوں اور اسلام دشمنی کا خاتمہ تھا۔ اقتدار کے نشے میں ارباب حکومت نے تحریک کو ختم کرنے کیلئے بے دریغ طاقت استعمال کی۔ بہر حال کچھ عرصہ بعد جب ختم نبوت کے راہنما جیلوں سے رہا ہوئے' انہوں نے تحریک کو از سر نو تبلیغی انداز میں منظم کر دیا اور ایک دن وہ مرحلہ بھی آیا جب ۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر عاشقان ختم نبوت کے عزم و ہمت کو مزید حوصلہ ملا۔ مسلمانوں کو اندازہ ہوا کہ ظلم و جبر' قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا دور اپنی آخری ہچکیوں کے مراحل میں ہے۔ ختم نبوت کے متوالوں کی دینی خوشی کا وقت اب بہت دور کی بات نہیں۔ دوسرے طرف قادیانیوں کے رویہ اور لب لہجہ میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ وجہ یہ کہ یہ طبقہ عالمی اسلام دشمنوں کی آلہ کار اور لونڈی کی حیثیت سے اسلام کے خلاف کام کرنے کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ جہاں دولت کا استعمال ان کی نظر میں کار آمد ہوتا۔ غربت کے شکار مسلمانوں کو اس لالچ میں پھنسانے کی کوشش کرتے' ایک صحیح العقیدہ مسلمان کو اپنے جھوٹے مسیلمہ کذاب کی نبوت پر آمادہ کرنے کے لئے اپنے حسیناؤں کو بھی ان کے عقد نکاح میں دینے کا حربہ استعمال کرتے۔ نوکر شاہی اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز بیورکریٹ' مادہ پرست' مغربی تہذیب کے پجاریوں اور اپنے کو روشن خیال کہلوانے والے جدت پسند' جدید مغربی تعلیم و تہذیب کے حامل افراد کو مرزائیوں نے اپنا ہم پیالہ و مشرب بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بیشتر ادوار میں ملک پر قابض حکمرانوں کی سرپرستی بھی ان کو حاصل رہی۔ ان لوگوں میں اکثریت ایسے افراد کی تھی جو پاکستان میں عوامی' اسلامی' اعلیٰ اخلاقی کردار اور قومی تقاضوں اور جس کلمہ کے نام پر برصغیر پاک وہند کے لاکھوں مسلمانوں نے آگ وخون کی ہولی برداشت کر کے مملکت خداداد حاصل کیا اس سے انکاری تھے' ان کے آغوش میں چلے جاتے۔

پاکستان کا نظریہ اساس: محترم سامعین! یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جو ٹکڑا زمین ہم کو اس وعدہ پر رب کائنات نے دیا کہ یہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والوں کا مرکز اور شریعت مطہرہ کے نفاذ کا خطہ ہوگا۔ آج اسی ملک کے کئی اپنے آپ کو تعلیم یافتہ اور دانشور سمجھنے والے بابانگ دہل زبان و قلم سے کہہ رہے ہیں کہ یہ خطہ زمین اسلام کے نام پر حاصل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ تحریک پاکستان کے صفوں میں شامل ہر مرد و زن کا یہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ ان کی آرزو یہ ہے کہ یہ ملک اور اس کا آئین و نظام لبرل ہو' جس کا جو عقیدہ اور خرافات پر مبنی قولؑ و فعل ہو قرآن و

حدیث کی جو من پسند تعبیر وتشریح کرے، پھر بھی وہ مسلمان ہے۔ گویا اسلام اور مسلمانی اس کے گھر کی لونڈی ہے، بغیر کسی قدغن، شتر بے مہار کی طرح (نعوذ باللہ) اسلام کی تعلیمات وتعبیرات کا اپنے خواہشات اور عقائد کے مطابق جو تشریح کرے اس کے لئے جائز ہے، یہی وہ طبقہ ہے جو غلام احمد قادیانی کے عقل ودانش سے خالی اور واہیات سے بھرے دلائل سے بھی جلد متاثر ہو کر ان کے حامی بن جاتے ہیں۔

قادیانی پاکستان کا دشمن: حالانکہ یہی فرقہ خبیثہ جس طرح اسلام کے وفادار نہیں اسی طرح تعمیر پاکستان میں بھی ان کا کردار مشکوک اور مخالفانہ رہا۔ انہوں نے کبھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ قادیانی فرقہ کے ایک سربراہ مرزا طاہر کے باپ نے مرنے سے پہلے پیشگوئی کے طور پر یہ زہر اگلا کہ ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے ایک وقت آنے والا ہے کہ یہ دونوں ملک پھر ایک ہو کر اکھنڈ بھارت کی صورت اختیار کرلیں گے۔ مرتے وقت مرزا بشیر الدین جو اپنے آپ کو خلیفہ دوم سمجھتے تھے، وصیت کی کہ مجھے اور میرے اہل خانہ کو ربوہ میں عارضی طور پر دفن کیا جائے۔ جب حالات مناسب اور درست شکل اختیار کرلیں تو ان کی لاشوں کو بھارت لے جا کر دفن کیا جائے۔

مسئلہ کشمیر میں قادیانیوں کی سازش: مقبوضہ کشمیر جو ساٹھ دہائیوں سے زیادہ سال گزرنے کے باوجود بھی پاک بھارت کیلئے ایک عقدہ لاینحل بن کر کئی لاکھ شہادتوں، وجہ نزاع اور جنگوں کا سبب بنا ہے۔ انہی مرزائیوں کی سازش کی وجہ سے پاکستان کے ہاتھوں سے نکل کر ہندوؤں نے مسلمانوں کا مقتل گاہ بنایا ہوا ہے۔ ضلع گورداسپور کا پاکستان میں شامل ہونے کے سوال پر مرزائیوں نے مسلمانوں کی مخالفت کی، گورداسپور بھارت کے قبضہ میں آ کر ہندؤں کو کشمیر میں داخل ہونے کا راستہ ملا جو آج تک غیر قانونی، غیر اخلاقی طور پر بھارت کے شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے، رہنے والے آئے روز مظالم کی چکی میں پسے جا رہے ہیں۔ یہ ظلم عظیم بھی مسلمانوں اور پاکستان سے عالمی استعماری قوتوں نے اپنے مردود فرقہ قادیانیوں کے ذریعہ کیا۔

معزز حضرات! یہ ناپاک فرقہ بیک وقت کئی کفریہ طاقتوں کی آلہ کار اور ٹارگٹ کی حیثیت سے مسلم دنیا کے عقائد وافکار کو نہ صرف سبوتاژ کرنے میں مصروف ہے بلکہ پاکستان جیسے اسلام کے نام پر معرض وجود آنے والے ملک کی سلامتی کو پارہ پارہ کرنے کے بھی درپے ہیں۔

قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ: پاکستان کے ازلی دشمن بھارت واسرائیل کے لئے یہ لوگ درپردہ ان کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہودی جو مسلمان اور اسلام کا نام تک سننا گوارہ نہیں کرتے، مرزائیوں کی بڑی تعداد اسرائیل میں رہائش پذیر اور تمام سہولتیں انہیں میسر ہیں۔ اسرائیل میں کسی غیر یہودی مشنری ادارہ کو اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ نصاریٰ یعنی عیسائی جن کی اکثریت امریکہ، برطانیہ اور یورپی ممالک میں موجود ہے۔ جو اسرائیل کے آقا اور سرپرست بن کر انکے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے ظلم، غاصبانہ قبضے کو صرف جائز نہیں کہتے بلکہ انکے

ناجائز وجود کے جواز اور بقاء کیلئے اپنے تمام خزانوں کے منہ کھول کر عالم اسلام پر عرصہ حیات تنگ کردیا ہے۔ ان عیسائیوں اور ان پر احسانات کی بارش کرنے والوں کے مشنری اداروں کو بھی کام کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر اسرائیل میں اپنے باطل عقائد کو تبلیغ کی اجازت ہے تو صرف قادیانی فرقہ کیلئے ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اسرائیل اور قادیانیوں کے درمیان دوستی کا یہ مشترکہ رشتہ یعنی مابہ الاشتراک صرف اور صرف عالم اسلام دشمنی ہے۔

برصغیر سے فرنگیوں کا انخلاء برصغیر پاک و ہند کے بعض انگریزوں کو جب یہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ اسلام کیساتھ ان کی ازلی و تاریخی دشمنی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بغلی بچہ کو اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل عقیدہ ختم نبوت پر ضرب لگانے کیلئے اس خطہ میں چھوڑ دیا۔ انکے تحریفات قرآن کے غلط معنی کرنے' صحابہ' تابعین' فقہاء اور محدثین حتیٰ کہ انبیاء کے توہین کرنے کی بھی ناپاک جسارت کی جن کی ایک ادنیٰ سی جھلک گزشتہ چند خطبات میں آپ کو عرض کر چکا ہوں۔ ان تمام خرافات اور وساوس کے ذکر کیلئے کئی دن مزید بیان کرنا پڑیگا۔ مگر آپ کو اس فرقہ ضالہ کے عقائد اور اسلام اور مسلمانوں کی وحدت ملی کو ریزہ ریزہ کرنے کے جو عزائم ہیں ان سے آپ آشنا ہو چکے ہوں گے۔

فرزندان دیوبند کی مسئلہ ختم نبوت پر تحقیقی کاوش: اور اللہ بھلا کرے ان عقیدہ ختم نبوت کی بقاء و سلامتی کے لئے مضبوط کردار ادا کرنے والے علماء کرام بالخصوص علماء حق کی علمی و روحانی مرکز دیوبند کے فرزندان کی کہ انہوں نے ختم نبوت کے موضوع پر سینکڑوں' مدلل' تحقیق پر مبنی کتب بمع حوالہ جات لکھ کر پوری ملت کو اس شجرہ خبیثہ کی سازشوں' بے بنیاد دلائل کی مکمل پوسٹمارٹم کر کے سب کچھ روز روشن کی طرح واضح کردیا۔ اب حضرات کرام آپ کی ذمہ داری کہ فضول رسائل و جرائد اور لغویات پر مبنی کتابوں کی بجائے اپنے دین کے اساسی مسئلہ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے والے اس بدترین طبقہ کے عقائد اور انکے رد میں لکھے گئے ذخیروں کا مطالعہ کر کے اپنے دین کی حفاظت کریں جو کہ ایمان کو بچانے کیلئے قدم قدم میرے اور آپ کیلئے معاون ثابت ہوں گے۔

قادیانیت کا بھرپور تعاقب: معزز سامعین ذکر ہو رہا تھا ۱۹۵۳ء کے بعد ۱۹۷۴ء کی تحریک اور اسکے نتائج کا۔ تو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ۵۳ء کے ظلم و جبر سے تحریک کا خاتمہ نہ ہوا بلکہ حکیمانہ انداز اختیار کر کے رد قادیانیت کی جدوجہد وقت گزرنے کیساتھ بڑھتی رہی کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے کچھ طلباء تفریحی سفر میں مصروف تھے انکی ریل گاڑی چناب ایکسپریس جب ربوہ اسٹیشن آکر رکی تو سینکڑوں قادیانی جو باقاعدہ منصوبہ کر کے منظم اور مسلح طور پر طلباء کی بوگی میں داخل ہوئے انکو شدید ظالمانہ انداز میں مارا پیٹا اور زخمی کردیا۔ کچھ طلباء کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ اسٹیشن ماسٹر جو قادیانی تھا' نے اس وقت تک گاڑی روانہ ہونے کیلئے سبز جھنڈی نہ ہلائی جب تک ان بدبختوں نے مسلمان طلباء کو مکمل طور پر لہولہان نہ کیا تھا وہ بھی اسی سازش کا مکمل حصہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب قادیانیت کے خلاف ختم نبوت کے حق میں فیصلہ کرنے کا حتمی وقت تھا۔ ربوہ کے اسٹیشن کا ظالمانہ واقعہ جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گیا۔

قادیانیوں کے خلاف عوامی مظاہرہ: ملک کے ہر شہر' تمام جماعتیں' نشر و اشاعت کے اسباب و ذرائع بلا امتیاز متحد ہو کر جوش و خروش نے ایک عجیب دینی و مذہبی کیفیت اختیار کر لی۔ گلی گلی' محلہ محلہ مرزائیوں کے خلاف نفرت حقارت اور غیض و غضب کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہوا۔ جمعہ کے اجتماعات کے بعد ان کے خلاف مظاہروں' جلوسوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ حکومت وقت نے جہاں جہاں علماء و رہنماؤں کی گرفتاری کا حربہ آزمایا' وہاں شہروں میں کئی دن ہڑتالوں' ٹریفک کا پہیہ جام کرنے سے ملکی نظم و نسق درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ یہ حربہ بھی ناکام ہوا۔ بوڑھے' بچے' جوان' مرد اور گھروں میں بیٹھی مستورات کا ایک ہی نعرہ تھا'' قادیانی کافر اور اس طائفہ کو آئینی طور پر اقلیت قرار دیا جائے'' خاتم الانبیا علیہ سے عقیدت و محبت کی چنگاری روز بروز شدت سے بھڑکنے لگی۔

مختلف مکاتب فکر کی اجتماعی کاوشیں: تمام دینی مکاتب فکر پر مشتمل آل پارٹیز مجلس عمل حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی امارت میں تحریک زور پکڑتی گئی۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور اس دور کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو تھے' قومی اسمبلی میں چند اکابر علماء محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ' مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ مرد قلندر مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانیؒ حضرت مولانا عبدالحکیمؒ حضرت مولانا صدر الشہید اور دو تین بزرگ اور موجود تھے' جن کے دلوں میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت' ملک میں نفاذ اسلام اور ملک سے منکرات کے خاتمہ کے علاوہ اور کوئی خواہش نہ تھی' اسی جذبہ کی خاطر ان بزرگوں نے اسمبلی کی رکنیت قبول کی تھی ورنہ ان کا مقام اور اللہ نے جو دینی عظمت عطا فرمائی ان کے سامنے اسمبلیوں کی رکنیت کی کوئی وقعت نہ تھی' اللہ ان اکابر کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کے مدارج عالیہ پر فائز فرمائے۔ انہوں نے ایک اسلامی ملک کی اسمبلی میں ایک مسلمان رکن کا جو کردار ہونا چاہیے ادا کر دیا۔ ان چند علماء کے دانشمندانہ اور حکیمانہ جدوجہد کے نتیجہ میں حکومت وقت قادیانیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے پر تیار ہوئی' پوری اسمبلی کو ایک کمیٹی کی حیثیت دے کر اسے مرزائیوں کی حیثیت متعین کرنے کا اختیار دیا گیا' قادیانی فرقہ کے امیر مرزا ناصر اور لاہوری احمدی جماعت کے سربراہ کو قومی اسمبلی میں طلب کیا گیا۔ ان پر جزح اور ان کو دفاع کے لئے مواقع دیئے گئے۔ مرزائیوں نے اسمبلی میں ایک ''محضر نامہ'' پیش کیا جس کا تفصیلی اور مدلل جواب حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ نے مجلس عمل کے سربراہ محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی نگرانی میں تحریر فرمایا۔

قادیانیوں کی شکست: طویل بحث کے بعد قادیانی امراء کو شکست ہوئی اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر آئین کے دفعہ (۲) ۳۰۶ اور (۳) ۲۶۰ کے ذریعہ قادیانیوں کے ہر دو فرقوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اللہ جل جلالہ نے امت مسلمہ کے تمام مسلمانوں کو سرخرو فرمایا۔ اس تحریک کی کامیابی کے لئے کروڑوں مسلمانوں جن کو قربانیوں اور اذیت کو برداشت کرنے کے صبر آزما دور سے گزرنا پڑا۔ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس بابرکت ترامیم سے ان کی خوشی کی

انتہا نہ رہی۔ان پر جبر و استبداد کے جو ادوار گزرے اس عظیم مقصد کے حصول کے بعد وہ تمام تکالیف بھول کر اللہ کے حضور بطور شکر سجدہ ریز ہوئے۔ترمیم کے الفاظ پر آپ حضرات کو سن کر معلوم ہو جائے گا کہ یہ بالکل واضح کسی قسم کا شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔''جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں' کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے آئین وقانون کے اغراض کے لئے وہ مسلمان نہیں ہے''

قادیانیوں کی آئینی خلاف ورزی: محترم حضرات! اب آپ اور ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اس غیر واضح اور غیر مبہم آئینی وقانونی ترمیم کی مرزائی بڑی ڈھٹائی سے خلاف ورزی کر رہے ہیں اور حکومتیں کیا کہ ہم بھی خواب خرگوش میں محو ہیں۔ان کا اپنے عبادت گاہوں کو مساجد کا نام دینا' عبادت گاہوں میں اذان دینا' اپنے آپ کو مسلمان کہنا' اپنے عقائد کو اسلام کہنا' کھلے عام اجتماعات کے ذریعہ اپنے نظریات کا پرچار اور اس کے لئے ہر قسم کا لالچ' دھونس کا استعمال' ملت اسلامیہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچانا' اہم وحساس عہدوں پر قبضہ کرنا' اپنے ذات اور عورتوں کو صحابہ و صحابیات کے نام اور القاب سے پکارنا زور وشور سے جاری ہے۔ارباب اقتدار کی چشم پوشی اور ان کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے کی وجہ سے اب یہ فرقہ انسانی حقوق کے نام پر منظم طریقے سے تمام عالم کفر میں ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں' ہمارے ساتھ پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے۔اقلیتی فرقہ ہونے کا فیصلہ متفقہ نہیں بلکہ چند افراد کا فیصلہ ہے۔اس پر از سر نو بحث ومباحثہ کیا جائے۔میڈیا میں بعض اسلام دشمن افراد نے بھی اسی فیصلہ کے خلاف اپنا زور قلم وزبان کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے غرض یہ کہ ملت اسلامی کا یہ اجماعی مسئلہ اختلافی بن جائے۔محترم ساتھیو! یہ چند مولوی حضرات کے عزت وناموس کا مسئلہ نہیں بلکہ تمام ملت مسلمہ کے اسلام وکفر اور موت وحیات کا سوال ہے۔

قادیانی اسلامی وحدت کے دشمن: ان سازشوں کو جان کر بھی غفلت اور لاپرواہی کرنا عظیم گناہ ہے۔ملت کے ہر فرد کو چوکس رہ کر کفار واغیار کو اس عقیدہ میں نقب لگانے سے روکنا ہے۔ورنہ بقول شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کہ ''قادیانی گروہ اسلامی وحدت کا دشمن ہے' مسلمان ان تحریکوں کے بارہ میں زیادہ حساس ہیں جو ان کی وحدت کیلئے خطرناک ہے' چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو اور اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ سمجھے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے استوار ہوتی ہے۔''

رب العزت اسلام جو دین حقہ اور عالمگیر مذہب ہے کو ہر اس نقب زن کے سازشوں سے محفوظ رکھے جو کفر یا اسلام کے جامہ میں اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔امین